اتی کتھا کہه بیتال بولا که ھے راجا ! مرنے کے سمے آدمی روتا ھے ، تو اس کی حقیقت بتا که وہ ھنسا کیوں ؟ راجا نے کہا یه بچار کے وہ ھنسا که بالک پن میں ماتا رکشا کرتی ھے ، اور بڑے ھوئے سے پتا پالتا ھے - سمے سمے رعیت کی راجا سہائے کرتا ھے - سنسار کی یه ریت ھے - اور میرا یه حال ھے که ماتا پتا نے دھن کے لوبھ سے راجا کو دیا ، اور یه کھڑگ لیے مارنے کو کھڑا ھے ، اور دیوتا کو بل کی اچھا ھے ، دیا کسی کو بھی نه آئی - یه سن بیتال اسی پیڑ پر جا لٹکا ، اور راجا بھی ونھیں جھپٹ کے پہنچا ، اور اسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا -

بیسویں کہانی

بیتال بولا که اے راجا ! بسال پور نام ایک نگر ھے ، وھاں کے راجا کا نام بپولیشور ، اس کے نگر میں ایک بنیا تھا تس کا نام ارتھ دت ، اور اس کی بیٹی کا نام اننگ منجری ، شادی اس کی کنول پور کے منی نام بنیے سے کر دی تھی - کتنے ایک دنوں کے پیچھے وہ بنیا سمدر پار بنج[1] کو گیا - اور یہاں جب یه جوان ھوئی تب ایک دن اپنے چوبارے پر کھڑی ھوئی رستے کا تماشا دیکھتی تھی ، که اس میں ایک بھمنیٹا کملا کر نام چلا آتا تھا ، ان دونوں کی چار نظریں ھوئیں ، اور دیکھتے ھی موھت ھو گئے - پھر گھڑی ایک کے پیچھے صورت سنبھال بھمنیٹا برہ سے بیاکل ھو اپنے دوست کے گھر گیا ، اور یہاں وہ بھی اس کی جدائی کی پیر سے نپٹ بے چینی میں تھی ، که اتنے میں سکھی نے آن کے اٹھایا پر اسے کچھ اپنی سدھ نه تھی - پھر اس نے گلاب چھڑکا اور خوشبوئیاں سنگھائیں ، که اس میں اسے ھوش آیا ، اور بولی که اے کامدیو ! مہادیو نے تجھے جلا کر بھسم کیا ، تس پر بھی تو اپنی کھٹائی[2] سے نہیں چوکتا ، اور بن اپرادھ[3] کے اولاؤں کو آن کے دکھ دیتا ھے -

١ - تجارت -
٢ - بے وفائی -
٣ - قصور -

یہ باتیں کہہ رہی تھی کہ سانجھ ہوئی ، اور چاند نظر آیا ۔ تب چاندنی کی طرف دیکھ کے بولی کہ ، ہے چندرماں ! ہم سنتے تھے کہ تم میں امرت ہے ، اور کرنوں کی راہ سے امرت برساتے ہو ، سو آج میرے پر تم بھی بش برسانے لگے پھر سکھی سے کہا کہ ، یہاں سے مجھے اُٹھا کر لے چل ، کہ میں چاندنی سے جلی مرتی ہوں ۔ تب وہ اُسے اٹھا کر چوبارے پر لے گئی ، اور کہا تجھے ایسی باتیں کہتے لاج نہیں آتی ۔ تد ان نے کہا کہ اے سکھی ! میں سب جانتی ہوں ، پر من متھ¹ نے مجھے مار کے نلجا کیا ، اور میں دھیرج بہتیرا کرتی ہوں ، پر برہ کی آگ سے جوں جوں جلتی ہوں ، توں توں مجھے گھربش سا نظر آتا ہے ۔ سکھی بولی کہ تو خاطر جمع رکھ ، میں تیرا سب دکھ دور کروں گی ۔

اتنا کہہ سکھی اپنے گھر گئی ۔ اور ان نے اپنے جی میں بچارا کہ اس شریر کو اُس کے کارن تجوں ، اور پھر کے جنم لے اُس سے مل سکھ بھوگ کروں ۔ یہ کامنا کر گلے میں پھانسی ڈال چاہے کہ کھینچے ، اتنے میں سکھی آ پہنچی ، اور اُس نے جھٹ اس کے گلے سے رسی نکال کر کہا ، جینے سے سب کچھ ہے ، مرنے سے نہیں ۔ وہ بولی ، کہ ایسے دکھ پانے سے مرنا بھلا ہے ۔ سکھی نے کہا کہ ایک گھڑی سستا ، کہ میں اُسے جا کر لے آتی ہوں ۔

اتنا کہ وہاں گئی جہاں کملاکر تھا ۔ پھر اُسے چھپ کے دیکھا تو وہ بھی برہ سے بیاکل ہو رہا ہے ، اور اُس کا متر گلاب کے پانی سے چندن گھس گھس اُس کے بدن میں لگاتا

---

۱ ۔ محبت ۔

ہے ، اور کیلے کے کومل کومل پتوں سے پون کر رہا ہے ۔ تس پر بھی برہ کی آگ سے وہ گھبرا کر جلا ہی جلا پکارتا ہے ، اور متر سے کہتا ہے ، کہ زہر لا دے میں اپنے پران تیاگ کر اس کشٹ سے چھوٹوں ۔ اس کی یہ اوستھا دیکھ اُس نے اپنے جی میں کہا ، کیسا ہی ساھسی ، پنڈت ، چترا ، وویکی¹ دھیر منش ہو ، پر کامدیو اُسے ایک کشن میں بےکل کر دیتا ہے ۔

اتنا اپنے من میں بچار سکھی نے اُس سے کہا ، اے کملاکر ! تیرے تئیں آننگ منجری نے کہا ہے کہ تو آ کے مجھے جی دان دے ۔ ان نے کہا یہ تو اُن نے مجھے جی دان دیا ۔ اتنا کہہ اُٹھ کھڑا ہوا ، اور سکھی اسے اپنے ساتھ لیے ہوئے اُس کے پاس گئی ۔ یہ وھاں جا کے دیکھے تو وہ موئی ہوئی پڑی ہے ۔ پھر ان نے بھی ایک آہ کا نعرہ مارا کہ اُس کے ساتھ اس کا دم نکل گیا ۔ اور جب صبح ہوئی ، اُس کے گھر کے لوگ ان دونوں کو مرگھٹ میں لے گئے ، اور چتا چن کر اُنہیں رکھ کے آگ لگائی تھی ، کہ اس میں اُس کا خاوند بھی پردیس سے مرگھٹ کی راہ آ نکلا ، تب لوگوں کے رونے کی آواز سن کر یہ وھاں گیا ، تو دیکھتا کیا ہے کہ اس کی ستری پرپرش کے ساتھ جلتی ہے ۔ یہ بھی برہ سے بیاکل ہو اُسی آگ میں جل کے مر گیا ۔ یہ خبر نگر کے لوگ سن کے آپس میں کہنے لگے کہ ایسا اچرج نہ آنکھوں دیکھا نہ کانوں سنا ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ ، اے راجا ! ان تینوں

---

۱ ۔ ھشیار ۔

میں سے کون سا ادھک کامی[1] ہوا ؟ راجا بولا کہ اُس کا خاوند ادھک کامی ہوا - بیتال نے کہا کس کارن ؟ راجا نے کہا جن نے اپنی ناری کو اور کے ارتھ موئے دیکھ کرودھ تیاگ کر اُس کے پریم میں مگن ہو جی دیا ، وہ ادھک کامی ہوا - یہ بات سن بیتال پھر اُسی درخت پر جا لٹکا - راجا بھی وونہیں جا ، اُسے باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا -

۱ - جذبات سے مغلوب -

اکیسویں کہانی[1]

بیتال بولا اے راجا ! جئے ستھل نام نگر ، وہاں کا وردھمان نام راجا ، اُس کے نگر میں بشنو سوامی نام براھمن ، اُس کے چار بیٹے ، ایک جواری ، دوسرا کسبی باز ، تیسرا چھنلا[2] ، چوتھا ناستک[3] - ایک دن وہ براھمن اپنے بیٹوں کو سمجھانے لگا ، کہ جو کوئی جوا کھیلتا ہے اُس کے گھر میں لکشمی نہیں رہتی - یہ سن وہ جواری اپنے جی میں بہت دق ہوا ، اور پھر ان نے کہا کہ راج نیتی میں ایسا لکھتا ہے ، کہ جواری کے ناک کان کاٹ دیس سے نکال دیجیے کہ اور لوگ جوا نہ کھیلیں - اور جواری کے جورو لڑکوں کو گھر میں ہوتے بھی گھر میں نہ جانیے ، کیونکہ نہیں معلوم کس وقت ہار دے - اور جو کسبی[4] کے چرتروں پر موہت ہوتے ہیں ، سو اپنے جی کو دکھ پساتے ہیں - اور کسبی کے بس میں ہو سربس اپنا دے انت کو چوری کرتے ہیں - اور ایسے کہا ہے کہ جو ناری آدمی کے من کو ایک گھڑی میں موہ لے ، ایسی ناری سے گیانی دور رہتے ہیں ،

۱ - کہانی پر بار کر کے ہاں عنوان ہے برھمن ، بشنوسوامی اور اس کے چار لڑکوں کی کہانی،، -
۲ - زانی -
۳ - بے دین -
۴ - بار کر : بیسوا -